10836-دعوتی کاموں کے لیے ڈرامے اور فلموں کا حکم

سوال

بچوں اور کم عقلوں کے لیے چھوٹے چھوٹے اسلامی مواد پر ڈرامے اور فلمیں بنانے کا حکم معلوم کرنا چاہتا ہوں (یعنی جو کچھ آیات اور بعض احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتباسات وغیرہ پر مشتمل ہوں) ؟
میں نے نقلی بال اور مونچھیں لگانے کے بارہ میں آپ کا جواب پڑھا ہے (یہ حرام ہیں) میں نے جو کچھ اوپر ذکر کیا ہے اس کا مفصل جواب چاہتا ہوں اس لیے کہ بہت سے وہ لوگ جو کچھ نہ کچھ دینی امور کا علم رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ چھوٹے بچوں کے لیے چھوٹے چھوٹے ڈرامے جائز ہیں ۔
میں آپ کی بہت زیادہ قدر کرتا ہوں آپ میرے سوال کا جواب جلدی دیں کیونکہ ہمارے پاس بچوں کی کلاس ہے اور ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں کتاب وسنت کی مخالفت سے بچا کر رکھے ۔

پسندیدہ جواب

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں علماء کرام کا اختلاف ہے بعض نے تو اسے مطلقا ناجائز قرار دیا ہے اور بعض اسے کچھ شرعی ضوابط کے ساتھ جائز قرار دیتے ہیں ، قبل اس کے کہ ہم اس مسئلہ میں اختلاف کا ذکر کریں ایک چیز پر تنبیہ کرنا چاہتے ہیں کہ :

بے حیائی اور مرد وعورت کے اختلاط والے ڈرامے اور فلموں وغیرہ میں تو کوئی نزاع اور اختلاف نہیں کہ جو کچھ آج کل ٹی وی سکرین پر آرہا ہے وہ حرام ہے اس کی تحریم میں اہل علم کے درمیان کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ۔

جس چیز میں اختلاف ہے وہ یہ کہ دو یا دو سے زیادہ آدمی لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کچھ ایسے اعمال یا پھر بات چیت کریں جس سے عام لوگوں کو کسی اسلامی شعار یا پھر اسلامی اخلاق کی تعلیم دینی مقصود ہو یا پھر اسے فی الواقع دکھانا مقصود ہو کہ اس میں کتنا فساد اور برائی ہے ۔

یا پھر کسی گزرے ہوئے اور جو کچھ اس میں عزت ومجد پائی جاتی ہے اسے دکھانے کے لیے اور یا پھر نفس کو راحت وغیرہ دینے کے لیے وہ اپنے آپ کو حقیقی مظہر کے علاوہ بناوٹی مظہر میں ظاہر کریں ۔

اور اس طرح کے ڈرامے پر بھی کچھ ضوابط وقاعدے کا حکم لگایا جائے گا کہ اس میں یہ ضوابط پائے جائیں :

1- انبیاء اور صحابہ کرام ، اور شیطانوں اور کفار اور حیوانات کے کردار نہ ادا کیے جائیں اور اسی طرح مرد عورت کا اور عورت مرد کا کردار ادا نہ کرے اور غیبی اشیاء اور فرشتوں کا کردار بھی ادا کرنے سے دور رہیں ۔

2- اللہ تعالی اور اس کی آیات اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دینی شعار میں سے کسی بھی شعار کو ہنسی مذاق اور استہزاء کرنے والے شخص کا کردار ادا کرنا بھی جائز نہیں اگرچہ وہ اس میں لوگوں کو تعلیم دینا ہی مقصود ہو پھر بھی جائز نہیں نہ تو حقیقی طور پر اور نہ ہی بطور مزاح ۔

3- کسی بھی ایسے کام کا کردار ادا کرنا جس میں کوئی حرام کام پایا جائے مثلا : جھوٹ اور غیبت ، اور لباس کا غیر شرعی اور لمبا ہونا وغیرہ

4-عبادات کا غیر شرعی طریقے پر کردار کرنا اوراس کی مشابہت اختیار کرنا یعنی سنت میں ثابت شدہ طریقے کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا ۔

اوراسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ فاسق وفاجر شخصیت کے کردار کی ادائیگی سے بھی دوررہا جائے ، یا پھر امت کے اماموں اور علماء کا کردارادا کرنے سے بھی بچنا چاہیے کیونکہ خدشہ ہے کہ اس میں ان کی کہیں قدرومنزلت میں کمی اور توھین نہ ہو۔

اور بعض معاصر یعنی موجودہ دور کے علماء کرام نے تو عمومی طور پر ڈرامے اور کردار کو حرام قرار دیا ہے ، اور بعض علماء نے اس کو کچھ شروط اور ضوابط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے جن میں شیخ محمد بن صالح بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی عنہ شامل ہیں اس مسئلہ میں ان کا فتوی مندرجہ ذیل ہے :

رب المعالمین :

اس میں کوئی شک نہیں کہ دعوت الی اللہ کا کام ایک عبادت ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے حکم بھی دیا ہے :

.{اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ دعوت دو اور ان کے ساتھ اچھے اور احسن انداز میں بات چیت کرو}. ۔

دعوت الی اللہ کا کام کرنے والا انسان دعوت دے کر اللہ تعالی کے حکم کی پیروی اوراس کا تقرب حاصل کرتا ہے ، اوراس میں کوئی شک نہیں کہ دعوت کے لیے سب سے بہتر اوراچھی چیز کتاب اللہ اورسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس لیے کہ انسانیت کے لیے سب سے عظیم وعظ کتاب اللہ ہی ہے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

.{اے لوگو!تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور سینوں میں پائی جانے والی بیماری کی شفا آچکی اور مومنوں کے لیے رحمت اورھدایت بھی آچکی ہے}. ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا :

(سب سے بلیغ قول نصیحت ہے) ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے صحابہ کرام کو وعظ و نصیحت کرتے تھے جس کی متعلق صحابہ کرام کا کہنا ہے "اس سے دل دہل جاتے اور آنکھوں سے آنسوں جاری ہوجاتے تھے ۔

اس لیے اگر انسان اس وسیلہ یعنی کتاب اللہ اورسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دعوت کا کام کرے تو بلاشک یہ وسیلہ سب سے بہتر اوراچھا وسیلہ ہے ، اوراگر اس وسیلہ کے ساتھ دوسرے مباح اورجائز وسائل بھی ملا لیے جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔

لیکن شرط یہ ہے کہ یہ وسائل کسی بھی حرام چیز پر مشتمل نہ ہو مثلا جھوٹ ، یا پھر کسی کفار وغیرہ کا کردار یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اور صحابہ کرام کے بعد آئمہ کرام کے بارہ میں ڈرامہ بنانا اور کردار ادا کرنا ، یا پھر اس طرح کا کوئی اور ڈرامہ وغیرہ جس میں کسی آئمہ یا صحابہ کرام کی توھین ہو اور کوئی ان کی حقارت کربیٹھے ۔

اوراسی طرح اس ڈرامہ میں کوئی مرد عورت اوریا پھر کوئی عورت مرد کی مشابہت اختیار نہ کرے اس لیے کہ اس طرح کے کام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ثابت ہے ، اس لیے ہر اس مرد پر جو عورت اور وہ عورت جو مرد کی مشابہت اختیار کریں ان پر لعنت کی جائے گی ۔

مھم یہ ہے کہ اگران وسائل میں سے کوئی وسیلہ تالیف کی بنا پر بھی لیا جائے جوکہ کسی بھی حرام چیز پر مشتمل نہ ہو تو میرے خیال کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں لیکن کتاب اللہ وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سے اعراض کرتے ہوئے اسے کثرت سے استعمال کرنا دعوت الی اللہ کا وسیلہ ہی بنا لینا کہ لوگ اس کے علاوہ کسی اور چیز سے متاثرہی نہ ہوں تو میرے خیال میں یہ صحیح نہیں بلکہ حرام ہے ۔

اس لیے کہ دعوتی کاموں میں لوگوں کی کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف راہنمائی کرنا منکر ہے ، اگر کسی بھی حرام چیز پر مشتمل نہ ہو تو اسے بعض اوقات استمال کرنے میں میرے خیال کے مطابق کوئی حرج نہیں ۔ اھ واللہ تعالی اعلم ۔

دیکھیں کتاب :

التمثیل فی الدعوۃ الی اللہ ۔ تالیف : عبداللہ آل ھادی ۔ (11/66–67-102) ۔

اوراسی طرح کتاب : حکم ممارسۃ الفن فی الشریعۃ : تالیف : صالح غزالی کا بھی مطالعہ کریں ۔

واللہ اعلم.